نمبر ۷ | یکم ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۳ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے ۱۲- جولائی ۱۱ بجے صبح بذریعہ موٹر چند دنوں کے لئے پالم پور تشریف لے گئے۔ سیدہ ام ناصر احمد صاحب حرم اول حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے حضور کے ہمراہ ہیں۔ شیخ یوسف علی صاحب پرائیویٹ سکرٹری اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ساتھ گئے ہیں۔ مقامی جماعت کا امیر حضور نے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلےٰ چند روز کی رخصت پر پالم پور گئے ہوئے ہیں۔

جامعہ احمدیہ کے درجہ رابعہ کا آخری سالانہ امتحان جو نظارت تعلیم و تربیت کے زیر نگرانی ۲۳- جون سے شروع تھا۔ اور جس میں آٹھ طلباء شریک تھے۔ ختم ہو گیا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حج

ایک شخص نے عرض کیا۔ کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب حج کو کیوں نہیں جاتے۔ فرمایا:-

"یہ لوگ شرارت کے ساتھ ایسا اعتراض کرتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دس سال مدینہ میں رہے۔ صرف دو دن کا راستہ مدینہ اور مکہ میں تھا۔ مگر آپؐ نے دس سال میں کوئی حج نہ کیا۔ حالانکہ آپؐ سواری وغیرہ کا انتظام کر سکتے تھے۔ لیکن حج کیواسطے صرف یہی شرط نہیں۔ کہ انسان کے پاس کافی مال ہو۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہ ہو۔ وہاں تک پہونچنے اور امن کے ساتھ حج ادا کرنے کے وسائل موجود ہوں۔ جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتوے لگا رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ کا بھی خیال نہیں کرتے تو وہاں یہ لوگ کیا نہ کریں گے۔ لیکن ان لوگوں کو اس امر سے کیا غرض ہے کہ ہم حج نہیں کرتے۔ کیا اگر ہم حج کریں گے۔ تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لینگے۔ اور ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ اچھا یہ تمام مسلمان علماء اول ایک اقرار نامہ لکھ دیں۔ کہ اگر ہم حج کر آئیں تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ اور ہمارے مرید ہو جائیں گے اگر وہ ایسا لکھدیں۔ اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں اللہ تعالے ہمارے واسطے اسباب آسانی کے پیدا کر دیگا۔ تاکہ آئندہ مولویوں کا فتنہ رفع ہو۔ ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا اچھا نہیں ہے۔" (الحکم ۱۷- اگست ۱۹۰۷ء)

مقامی کارکنانِ تبلیغ کی خاص توجہ کے لئے

نظارت دعوت و تبلیغ کو گزشتہ سال بھی اور اس سال بھی یہ شکایت رہی ہے۔ کہ بعض جماعتیں مبلغین کو مناظروں کیلئے منگواتی ہیں۔ لیکن ان کے اخراجات سفر کا کوئی انتظام نہیں کرتیں۔ باوجود اس کے کہ ان کو یاددہانیاں کرائی ہیں۔ مگر انہوں نے پرواہ نہیں کی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ مبلغین کے عام دوروں کے لئے جو محدود اخراجات بجٹ میں رکھے جاتے ہیں۔ ان پر یہ زائد بوجھ ڈالنا پڑتا ہے۔ جس سے طبعاً سال بھر کی ضروریات پوری نہیں ہوسکتیں۔ اور سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے۔ کہ مبلغین کے دورے محدود ہو کر استفادہ سے دوسری جماعتیں محروم رہ جاتی ہیں۔ گزشتہ سال تین چار ماہ کے لئے مبلغین کے دورے بالکل بند کر دیئے گئے تھے۔ اس سال بھی میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ بعض جماعتیں اس غلطی کا اعادہ کر رہی ہیں۔ اس لئے مجھے مجبوراً دفتر کو یہ ہدایت دینی پڑی ہے۔ کہ کسی جماعت کو مناظرہ کے لئے مبلغین مہیا نہ کئے جائیں۔ جب تک ان کی طرف سے سفر اخراجات دفتر میں نہ پہنچ جائیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ جس قدر جلدی جماعتوں کے مطالبات پورا کرنے میں دفتر ھذا سے تعمیل ہوتی ہے۔ اسی قدر تاخیر یا تساہل ان کی طرف سے دفتر کے مطالبے پورا کرنے میں برتی جاتی ہے ؀ (ناظر دعوت و تبلیغ)۔

خاندانِ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں
ہدیہ مبارکباد

جماعت احمدیہ حلقہ مزنگ کا خاص اجلاس جو ۶۔ جولائی کو منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ حضرت ام المومنینؓ۔ حضرت میاں شریف احمد صاحب۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور جمیع ممبران خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت بابرکت میں صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب۔ و صاحبزادی منصورہ بیگم صاحبہ۔ اور صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب و سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی شادیوں پر خلوص دل سے مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تقریبوں کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور سلسلہ کے لئے بابرکت بنائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل دعا کی قبولیت کا نظارہ دکھائے ؀ ؎

اہل وقار ہوویں۔ فخر دیار ہوویں ٭ حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں۔ اک سے ہزار ہوویں ٭ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

خاکسار عبدالرحیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مزنگ لاہور۔

اعلان برائے ضلع ڈیرہ غازیخان

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ و دیگر احمدی افراد ضلع ڈیرہ غازیخان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے مستقل آنریری انسپکٹران بیت المال حسب ذیل ہوں گے ؀

آنریری جنرل انسپکٹر تمام ضلع ڈیرہ غازیخان کے لئے جناب اخوند محمد افضل خان صاحب ؀

آنریری انسپکٹر تحصیل تونسہ۔ جناب سردار فیض اللہ خان صاحب رئیس و زمیندار رکھ سور جھنگی ؀ آنریری انسپکٹر تحصیل ڈیرہ غازی خان۔ جناب چودھری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار ؀ آنریری انسپکٹر تحصیل جام پور۔ جناب مولوی محمد بخش صاحب اے۔ ڈی۔ آئی ؀

امید ہے۔ کہ یہ سب صاحبان اپنے اپنے علاقہ کی احمدی جماعتوں کے چندے کو باقاعدہ کرنے نیز خاص توجہ سے کام کریں گے۔ اور اس سلسلہ میں جو اطلاعات مرکز کو بھیجنی ضروری ہونگی۔ وہ بھیجتے رہیں گے۔ وباللہ التوفیق۔

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

سنہ ۱۹۳۴ء کا دوسرا یوم التبلیغ
اور
یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) اس سال دوسرے یوم التبلیغ کے لئے ۳۰۔ ستمبر ۱۹۳۴ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس تاریخ کو مرزا احمد بیگ صاحب ہوشیارپوری بموجب پیشگوئی فوت ہوئے تھے یعنی ۳۰۔ ستمبر ۱۸۹۲ء کو۔ احباب اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں ؀

(۲) اس سال سیرت نبویؐ کے جلسوں کے لئے ۲۵۔ نومبر ۱۹۳۴ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے اس کے لئے بھی احباب ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اس کے لئے حسب ذیل مضمون رکھے گئے ہیں:۔

(۱) ازدواجی زندگی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ ؀

(۲) تبلیغ حق کا فریضہ آپ نے کس طرح ادا فرمایا:۔

نوٹ:۔ الفضل کے خاتم النبیین نمبر کے لئے مضامین جو بھیجے جائیں۔ وہ ان ہر دو عنوانوں کے ماتحت ہوں۔ وہی مضامین شائع کئے جائیں گے۔ جو ان کے ضمن میں ہونگے ؀

(ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

ایک نہایت دل آزار ٹریکٹ کے خلاف آواز

ایک دو ورقہ ٹریکٹ (جہاز مرزا نامی) شیخوپورہ سے شائع ہوا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بہت بدزبانی کی گئی ہے۔ اس کے خلاف ۱۔ جولائی کو مجلس انصار اللہ لائل پور کے ایک اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے:۔

(۱) انصار اللہ کا یہ اجلاس ٹریکٹ جہاز مرزا نامی مطبوعہ لاہور مصنفہ محمد حسین سیالکوٹی شائع کردہ سکرٹری انجمن شباب المسلمین شیخوپورہ کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس میں بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی سخت توہین کی گئی ہے۔ اور ہر طرح سے اشتعال دلانے کی کوشش کی گئی ہے ؀

(۲) انصار اللہ کا یہ اجلاس گورنمنٹ سے پرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ ایسے دل آزار اور اشتعال انگیز ٹریکٹ کو ضبط کر کے مصنف کو کیفر کردار تک پہنچائے ؀

(۳) ان قراردادوں کی نقول گورنر صاحب پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع شیخوپورہ اور پریس کو روانہ کی جائیں ؀ خاکسار شیخ محمد یوسف سکرٹری انصار اللہ لائل پور۔

جلسوں کے لئے مبلغین موجود ہیں؟

اگست میں اساتذہ جامعہ احمدیہ، مدرسہ احمدیہ۔ اور ہائی سکول فارغ ہونے والے ہیں۔ نیز جامعہ احمدیہ کی اعلیٰ جماعتوں کے طلباء کو ماہ جولائی میں رخصتیں ہو جائینگی۔ ان میں سے بعض نہایت عمدہ تقریریں کر سکتے ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ اگر جماعتیں جولائی۔ اگست۔ ستمبر میں اپنے سالانہ جلسے منعقد کریں۔ تو میں ان اساتذہ اور طلباء سے ان جلسوں کو کامیاب بنانے میں بہت کچھ مدد لے سکتا ہوں۔ پس احباب مجھے ابھی سے اطلاع دیں۔ کہ وہ ان تین ماہ میں کس تاریخ کو جلسہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تا میں مشورہ کرنیکے بعد قبل از وقت پروگرام مرتب کر کے مقررین کو تیاری کرنے کیلئے مناسب ہدایات دے دوں۔ اس موقعہ کو احباب غنیمت سمجھیں۔ اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں ؀ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۷ | قادیان دار الامان مورخہ یکم ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

جماعت احمدیہ نے کبھی مخلوط انتخاب کا مطالبہ نہیں کیا

شیعہ اور اہلحدیث اصحاب سے گزارش

شیعہ اصحاب کا ایک بڑا حصہ شروع سے ہی مخلوط انتخاب کا حامی ہے۔ اور وہ اس کا مطالبہ کرتا چلا آرہا ہے۔ حال میں اہلحدیثوں نے بھی یہی مطالبہ کیا ہے۔ اور آل انڈیا اہلحدیث لیگ نے اپنے میمورنڈم میں حکومت کو لکھا ہے۔ کہ "گورنمنٹ نئی اصلاحات میں مخلوط انتخاب جاری کرے۔ یا اہلحدیثوں کے لئے نشستیں مخصوص کرے"۔ جماعت احمدیہ نے ہمیشہ نہ صرف جداگانہ انتخاب کی حمایت کی ہے بلکہ مخلوط انتخاب کا مطالبہ کرنے والے مسلمانوں کو بھی مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ فرقہ وارانہ مفاد پر قومی مفاد کو ترجیح دیں اور مخلوط انتخاب کی بجائے جداگانہ انتخاب کی حمایت کریں۔

حال میں جب اہلحدیثوں کے متعلق معلوم ہوا۔ کہ انہوں نے مخلوط انتخاب کا مطالبہ کیا ہے۔ تو اس وقت بھی ہم نے لکھا:۔

"مسلمانوں کے قومی اور ملکی مفاد کا تقاضا یہی ہے۔ کہ فرقہ وارانہ مفاد کو قومی مفاد کے لئے اگر قربان کرنا پڑے۔ تو دریغ نہ کیا جائے۔ ہندوستان میں شیعوں اور اہلحدیثوں کی تعداد جماعت احمدیہ سے زیادہ ہے ان کے خلاف جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں مذہبی تعصب بھی بہت کم ہے۔ اس لئے ان کے نمائندوں کا انتخاب میں کامیاب ہو جانا اتنا مشکل نہیں۔ جتنا جماعت احمدیہ کے نمائندوں کا ہے۔ مگر باوجود اس کے جماعت احمدیہ جداگانہ انتخاب کی حامی ہے۔ اور اس پر سب سے زیادہ زور دیتی چلی آرہی ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کے قومی مفاد کے لئے یہی ضروری ہے"۔ (الفضل ۲۶ - جون)

جماعت احمدیہ کے اس صاف اور واضح طریق عمل کے باوجود نہ معلوم مخلوط انتخاب کے حامی شیعوں اور اہلحدیثوں کو یہ غلط فہمی کیونکر ہوئی۔ کہ جماعت احمدیہ بھی مخلوط انتخاب کے مطالبہ میں ان کی ہم نوا ہے۔ اور اس کا انہوں نے اظہار بھی کیا ہے۔ چنانچہ شیعہ معاصر "سرفراز" (۵ - جولائی) نے لکھا ہے:۔

"شیعوں کے بعد اب جماعت اہلحدیث اور قادیانی حضرات بھی سواد اعظم کی ناانصافی اور خودغرضی سے تنگ آکر مخلوط انتخاب کا مطالبہ کر رہے ہیں"۔

"اب تک تو نیشنلسٹ جماعت کے علاوہ صرف شیعہ ہی مخلوط انتخاب کے حامی تھے۔ لیکن اب اہلحدیث اور قادیانی بھی مخلوط انتخاب کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور اکثریت کے اسی طرح گلہ مند ہو رہے ہیں جس طرح عام مسلمان ہندوؤں کے طرز عمل کے شاکی ہیں"۔

اسی طرح جنرل سکرٹری صاحب آل انڈیا اہلحدیث لیگ نے لکھا ہے۔ کہ

"جو کچھ جماعت اہلحدیث چاہتی ہے (یعنی مخلوط انتخاب یا علیحدہ نشستیں) وہ شیعہ جماعت چاہتی ہے۔ اور قادیانی جماعت بھی عام مسلمانوں سے علیحدگی چاہتی ہے" (انقلاب ۱۱ جولائی)

اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے ہم صاف اور واضح الفاظ میں یہ اعلان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ نے اس وقت تک نہ تو کبھی مخلوط انتخاب کی حمایت کی ہے۔ اور نہ اپنے لئے نشستیں مخصوص کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ بلکہ وہ جداگانہ انتخاب کی حامی رہی ہے۔ اور مسلمانوں کے مفاد کے لئے یہی ضروری سمجھتی ہے مگر باوجود اس کے ان وجوہات کو کافی وزنی خیال کرتی ہے جن کی بنا پر شیعہ اور اہلحدیث مخلوط انتخاب یا اپنے لئے نشستیں مخصوص کرانے پر زور دے رہے ہیں۔ معزز معاصر "سرفراز" نے یہ بالکل درست لکھا ہے۔ کہ

"مذہب کے نام پر اپیل کر کے نااہل سے نااہل افراد بھی ملک کی ان اہم جماعتوں (شیعہ۔ اہلحدیث اور احمدیوں) کے نمائندے منتخب ہو جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ شیعہ اہل حدیث اور قادیانیوں میں قابل آدمیوں کی کمی نہیں۔ لیکن مذہبی جذبات کو ابھار کر ان کے قابل آدمیوں کو ملکی جماعتوں میں کام کرنے کا موقعہ نہیں دیا جاتا"۔

یہی شکایت اہلحدیثوں کو بھی ہے۔ چنانچہ جنرل سکرٹری آل انڈیا اہلحدیث لیگ لکھتے ہیں:۔

"ہندوستان کے مسلمانوں میں ووٹر زیادہ تر حنفی ہیں۔ لوکل باڈیز۔ قانون ساز کونسلوں اسمبلی۔ اور کونسل آف سٹیٹ کے زیادہ تر ممبر حنفی ہیں۔ ہمارے پاس ہندوستان کے کل حصوں سے ایسی رپورٹیں آئی ہیں۔ اور خود ہمیں بھی تجربہ ہے۔ کہ اگر کوئی اہلحدیث کہیں کسی انتخاب میں کھڑا ہوتا ہے۔ تو حنفی حضرات اسے ووٹ نہیں دیتے۔ اور ان کے پیر اور لیڈر یہ کہتے ہیں۔ کہ اہلحدیث کافر لامذہب ہیں۔ ان کو ووٹ دینا گناہ ہے"۔

اس کے ساتھ ہی جنرل سکرٹری صاحب اہلحدیث لیگ نے شکایات اور بے انصافیوں کی طویل فہرست پیش کرتے ہوئے منجملہ اور امور کے یہ لکھا ہے۔ کہ:۔

"ہندوستان میں حنفی حضرات اہلحدیث کو مسجدوں میں عبادت کرنے نہیں دیتے۔ مسجدوں سے نکال دیتے ہیں۔ مارپیٹ کرتے ہیں۔ سوشیل بائیکاٹ کرتے ہیں۔ اہلحدیث کو وہابی۔ کافر اور لامذہب کہتے ہیں۔ اپنی کسی تقریب میں شریک نہیں کرتے۔ رشتہ نہیں کرتے جو برتاؤ آج ہندوستان میں اچھوت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ وہی برتاؤ حنفی۔ اہلحدیث کے ساتھ کرتے ہیں۔ اپنے مدرسوں وغیرہ میں نہ کسی اہلحدیث کو نوکر رکھتے ہیں۔ اور نہ تعلیم حاصل کرنے دیتے ہیں۔ نیز مصیبت پر مصیبت یہ ہے کہ حنفی وکیل کسی اہلحدیث کے مذہبی مقدمہ کو نہیں لیتے۔ اگر مقابل میں حنفی ہے۔ ایسے موقعہ پر ہندو وکیل ہی کام آتے ہیں"۔

یہ واقعات ہیں۔ اور بالکل سچے واقعات ہیں۔ خودغرض اور تفرقہ پسند علماء اور لیڈر عقائد کے اختلاف کی بنا پر مسلمانوں میں عداوت اور دشمنی کو اس انتہا تک پہونچانے میں منہمک ہوتے ہیں۔ کہ مسلمان کسی بڑے سے بڑے۔ اور اہم سے اہم مشترکہ مقصد میں بھی متحد نہ ہو سکیں۔ بلکہ کوشش کیجاتی ہے۔ کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بنے رہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ جس فرقہ کے مسلمانوں کو جہاں اکثریت حاصل ہے۔ وہاں دوسروں کے ساتھ سخت نامنصفانہ بلکہ ظالمانہ سلوک کرنے سے دریغ نہیں کیا جاتا ان کو نقصان پہونچانا۔ ان کے حقوق تلف کرنا انہیں تشدد کا نشانہ بنانا وہ اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ اس سے قدرتی طور پر قلیل التعداد فرقہ کے مسلمانوں میں اپنے مذہبی وسیاسی حقوق کی حفاظت کا احساس پیدا ہوا۔ اور وہ اکثریت کی ناانصافیوں اور بدسلوکیوں سے بچنے کے لئے جدوجہد کرنے پر مجبور پائے گئے۔ اور اسی سلسلہ میں

موقعہ ملنے پر شیعہ اور اہلحدیث اصحاب نے مخلوط انتخاب کی حمایت شروع کر دی ہے۔ بے شک یہ ایک خطرناک اقدام ہے اور مسلمانوں کے لئے بحیثیت قوم اس کے نقصان رساں ہونے کا اعتراف خود ان لوگوں کو بھی ہے۔ جو اس کی طرف مائل ہوئے ہیں۔ چنانچہ شیعہ معاصر "سرفراز" (۱۷۔ جون) لکھتا ہے

"موجودہ زمانہ میں جبکہ برادران وطن ہزاروں سال کے بچھڑے ہُوئے۔ اور سوسائٹی کے لئے قابل لعنت قرار دیئے ہوئے اچھوتوں کو اپنے ساتھ ملا کر قومی طاقت کے بڑھانے میں معروف ہوں۔ مسلمانوں کا سیاسی اعتبار سے دو جماعتوں میں منقسم ہو جانا اور اپنے اپنے حقوق کا جداگانہ مطالبہ کرنا ان کی پوزیشن کو اور بھی کمزور کر دے گا۔ اور دوسری قومیں اس نا اتفاقی اور کمزوری سے فائدہ اٹھائیں گی"۔

مگر اختلاف عقائد کی وجہ سے اکثریت اقلیتوں کے ساتھ جو سلوک کرتی چلی آ رہی ہے۔ اس کی وجہ سے شیعہ۔ اور اہلحدیث اپنے آپ کو اس بات کے لئے مجبور بتاتے ہیں۔ کہ مخلوط انتخاب کا نیا تجربہ کریں:۔

جماعت احمدیہ کو اگرچہ شیعوں اور اہلحدیثوں کی نسبت بہت زیادہ تکالیف اور مشکلات کا سامنا ہے۔ اس کے خلاف عوام الناس میں بہت زیادہ تعصب اور تنگدلی پائی جاتی ہے۔ اور نہ صرف علماء کہلانے والے بلکہ سیاسی لیڈر بھی تعصب کو بھڑکا کر احمدیوں کی مخلصانہ سیاسی و قومی خدمات پر پردہ ڈالنے بلکہ کسی خدمت کا موقعہ نہ دینے کی کوشش کرتے ہیں حتےٰ کہ بعض لوگ حکومت سے کہہ چکے ہیں۔ کہ احمدیوں کو مسلمانوں میں شمار ہی نہ کیا جائے لیکن باوجود اس کے جماعت احمدیہ کی یہی خواہش ہے۔ کہ نہ صرف خود متحدہ قومی و سیاسی امور میں جمہور مسلمانوں کا ساتھ دے۔ بلکہ تمام مسلمان کہلانے والے فرقوں کو شش کرے کہ سیاسی امور میں متحد کرے۔ اس لحاظ سے جہاں ہم مسلمان لیڈروں اور سرکردہ راہنماؤں سے یہ گزارش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ قلیل التعداد فرقوں کے مسلمانوں کو اطمینان دلائیں۔ کہ ان کے ساتھ اختلاف عقائد کی وجہ سے کسی قسم کی ناانصافی نہ کی جائے گی۔ نہ مذہبی لحاظ سے۔ نہ سیاسی لحاظ سے۔ اور ان کے قابل افراد کو قومی و ملکی خدمات سے محروم رکھنے کے لئے کسی کو مذہبی تعصب کا حربہ چلانے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ وہاں ہم شیعہ اور اہلحدیث اصحاب سے بھی یہ عرض کرتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر غیر مسلموں کی طرف کسی فائدہ کی خاطر مائل نہ ہوں۔ اگر ہندو اس وقت انہیں کسی رنگ میں کچھ فائدہ پہونچانے کی توقع بھی دلائیں۔ تو اس کی کچھ حقیقت نہ سمجھیں۔ ہندوؤں کی اصل غرض مسلمانوں کو کمزور کرنا۔ اور ان پر کامل تسلط حاصل کرنا ہے۔ اگر وہ مسلمانوں کے بعض فرقوں کو عام مسلمانوں سے علیحدہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اور اس طرح مسلمانوں کی طاقت کو ناقابلِ تلافی نقصان پہونچ گیا۔ تو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ان فرقوں کے لئے بھی کہیں ٹھکانا نہیں رہیگا۔

پس قومی اور ملی مفاد کو مقدم کیجئے۔ اور ایسی حالت میں بھی مقدم کیجئے۔ جبکہ اپنوں سے کئی قسم کی شکایات ہیں۔ ہاں ان شکایات کو دُور کرانے کا آپ کو حق حاصل ہے۔ اور ہر انصاف پسند نہ صرف اس حق کو تسلیم کرے گا۔ بلکہ یہ کوشش کرنا اپنا فرض سمجھیگا۔ کہ اختلافِ عقائد کو کسی فرقہ کے لئے وجہ عداوت اور موجبِ نقصان نہ بنایا جائے:۔

آریوں کا افسوسناک رویہ

آریوں کو دیگر مذاہب کی تحقیر و تذلیل کرنے کا جو سبق بانیٔ آریہ سماج نے پڑھایا۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ اسے ابھی تک دوہرایا جا رہا ہے۔ اور آئے دن کسی نہ کسی جگہ اس کے بُرے نتائج رونما ہوتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں ریاست حیدر آباد دکن ایک آریہ لیکچرار کی بد زبانی اور دل آزاری کے خلاف قانونی کارروائی کرنے پر مجبور ہوئی ہے۔ اور حیدر آباد سندھ کے متعلق اطلاع پہونچی ہے۔ کہ وہاں ایک آریہ پر "تواریخ محمدی" کے نام سے ایک نہایت دل آزار کتاب شائع کرنے کی وجہ سے جو مقدمہ دائر تھا۔ اس میں سشن جج نے ڈیڑھ سال قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔

کاش آریہ صاحبان اپنے دل آزار طریقِ عمل میں تبدیلی کریں۔ اور دیگر مذاہب کے بزرگوں کی توہین کرنے کی بجائے اپنے مذہب کی خوبیاں پیش کریں۔ لیکن ان کے پاس چونکہ سوائے بدزبانی کے اور کچھ نہیں ہے۔ اس لئے اپنے افسوسناک رویہ سے باز نہیں آتے:۔

چمار ہندو نہیں

ریاست جموں میں یہ ایک نہایت ناانصافانہ قانون چلا آتا ہے کہ اگر کوئی ہندو مسلمان ہو جائے۔ تو اس کی تمام جائداد ضبط کر کے اس کے ہندو ورثا کو دے دی جاتی ہے۔ یہ صریح طور پر مسلمانوں کے مذہب میں مداخلت ہے۔ کیونکہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ جو لوگ برضا و رغبت اسلام قبول کرنا چاہیں۔ انہیں روکا جائے۔ مسلمانانِ ریاست نے جن امور کی بنا پر گزشتہ ایجی ٹیشن شروع کی تھی۔ ان میں سے ایک امر یہ بھی تھا۔ اور ریاست نے اطمینان دلایا تھا کہ کسی کے اسلام قبول کرنے میں کسی قسم کی روکاوٹ نہ ڈالی جائے گی:۔

اگرچہ اس وعدہ کے مطابق کسی ہندو کے مسلمان ہونے پر بھی اس کی جائداد ضبط نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ چند چماروں کے متعلق خواجہ نور شاہ صاحب وزیر وزارت میرپور نے جب یہ فیصلہ دیا۔ کہ انہوں نے کبھی ہندو مذہب قبول نہیں کیا۔ وہ پہلے بھی چمار تھے۔ اور اب بھی چمار ہیں۔ اس لئے ان کی جائداد ضبط نہیں کی جا سکتی۔ تو تمام ہندو شور مچا رہے ہیں۔ اور چماروں کو ہندو قرار دے کر یہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ ریاست کا بوسیدہ اور غیر منصفانہ قانون ان پر نافذ کیا جائے۔ چماروں کی جو حالت ریاست میں ہے۔ اور ہندو خدا کی اس مخلوق کے ساتھ جو نہایت ہی شرمناک اور انسانیت سوز سلوک روا رکھتے ہیں۔ اسے دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ چماروں کو ہندو سمجھا جاتا ہے۔ پس حقیقت یہی ہے۔ کہ چمار ہندو نہیں۔ اور ان پر کوئی ایسا قانون عائد نہیں کیا جا سکتا۔ جو ہندوؤں کے لئے وضع کیا گیا ہو:۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کا شرمناک مطالبہ

آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور نے وزیر وزارت جموں کے مذکورہ بالا فیصلہ کے متعلق یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ "پرائم منسٹر۔ ریونیو منسٹر صاحبان کو اس طرف بہت جلد توجہ دینی چاہیئے۔ اور جن لوگوں نے مذہب تبدیل کیا ہے۔ ان کی جائدادیں ضبط فرما کر ہندوؤں میں پھیلی ہُوئی بے چینی کو رفع کرنا چاہیئے"۔

یہ مطالبہ ان لوگوں کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ جو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ کہ ہر جگہ اپنے دھرم کی کھلم کھلا اشاعت کریں۔ اور دوسروں کی سخت دلآزاری کرنے پر بھی کوئی انہیں نہ روکے۔ چنانچہ ریاست حیدر آباد دکن کے متعلق وُہ یہی کہہ رہے ہیں۔ کہ وہاں آریوں کو حق ہے۔ کہ لوگوں کو آریہ بنائیں۔ اور اسلام کے خلاف جسطرح چاہیں نکتہ چینی کریں لیکن ریاست کشمیر کے پرائم منسٹر اور ریونیو منسٹر سے یہ کہتے ہُوئے ذرا نہیں شرماتے۔ کہ جن لوگوں نے مذہب تبدیل کر لیا ہے۔ ان کی جائدادیں ضبط کر کے ہندوؤں کو مطمئن کیا جائے:۔

ریاست کے اعلےٰ احکام کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ مسلمانانِ ریاست اب اس قسم کی ناانصافی برداشت کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہیں اور اسے اپنے مذہب میں صریح مداخلت سمجھنے پر مجبور ہیں۔ اگر ہندوؤں کی خاطر اس قسم کی مداخلت کی گئی۔ تو اس کا نتیجہ افسوسناک ہوگا:۔

ہندو عورتوں کے اغوا کی کثرت کا باعث

ایک ہندو اخبار نے لکھا ہے:۔ کہ ہندو عورتوں میں اغوا کی واردا تیں اس لئے بڑھ رہی ہیں۔ کہ ہندو عورتیں غیر مردوں سے پردہ نہیں کرتیں۔ دُوسرے ہندو اخبار "ملاپ" نے خود تو کوئی وجہ نہیں بتائی۔ البتہ جو وجہ پیش کی گئی ہے۔ اس کے متعلق یہ جرح کی ہے کہ کیا انگریز عورتیں غیر مردوں سے پردہ کرتی ہیں۔ اگر نہیں۔ تو کیا کبھی

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

کیا جماعت احمدیہ کی عددی ترقی دلیل صداقت نہیں؟

ابھی کل کی بات ہے۔ کہ غیر مبایعین اپنی کثرت پر نازاں تھے۔ اور نہایت فخر و مباہات کے ساتھ انہوں نے اعلان کیا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کا ۹۸ فیصدی حصہ ہمارے ساتھ ہے۔ جو ثبوت ہے اس امر کا کہ ہم ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے پیرو اور حقیقی متبع ہیں۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت سے بتا دیا۔ کہ حق کس طرف ہے۔ چنانچہ وہ لوگ جو اپنے قلوب میں ایمان کا بیج رکھتے تھے۔ مگر کسی وجہ سے ٹھوکر کھا گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص کے بدلہ میں انہیں دامن خلافت سے وابستگی عطا کی؛

جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں غیر مبایعین

اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ وہی پیغام صلح جس میں غیر مبایعین نے اپنے ۹۸ فیصدی ہونے کا اعلان کیا تھا۔ آج نہایت حسرت و یاس سے اس حقیقت کا اظہار کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ کہ غیر مبایعین "قادیانی جماعت کے مقابلہ میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔" جس کے معنی بالفاظ دیگر یہ ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں یہ لوگ کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

مغالطہ دینے کی کوشش

جماعت احمدیہ کی اس ترقی اور اہل پیغام کے اس عبرتناک زوال و انحطاط کا اثر حق پسند طبائع پر پڑنا ایک طبعی امر ہے۔ وہ یہ خیال کئے۔ اور یہ سوچے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔ کہ وہ جماعت جس کے بڑھنے اور ترقی کرنے کے وعدے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے۔ وہ غیر مبایعین کی پراگندہ دل اور پراگندہ چند نفوس کی پارٹی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہی جماعت ہے۔ جو باوجود شدید مخالفت کے روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ چنانچہ یہ سوال پیدا ہوا۔ اور غیر مبایعین کے کیمپ سے یہ آواز اٹھی کہ "خدا تعالیٰ کا تعلق مرزا صاحب کو نبی ماننے والی جماعت کے ساتھ ہے یا دوسری سے۔" اور اس زور سے اٹھی کہ مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قبلہ اہل پیغام نے بیک وقت اس کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت محسوس کی۔ اور انہوں نے اس سوال کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش کرنا ضروری خیال کیا۔ چنانچہ پیغام صلح ۲۳ جون قریباً اسی کے لئے وقف کر دیا گیا۔

عددی ترقی اور مولوی محمد علی صاحب

مولوی محمد علی صاحب نے خطبہ جمعہ میں اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے حسب عادت مجیب کی نقاب اوڑھ کر اس ہم کو سر کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

"اگر ہمارے قادیانی دوست عددی ترقی کو اپنے حق پر ہونے کی دلیل سمجھتے ہیں۔ تو پھر مسیح کو خدا بنانے والے حق پر ہوں گے۔ جن کے سامنے انہیں رسول ماننے والے کم ہوتے چلے گئے۔"

تعجب ہے ایک ایسا شخص جو مفسر قرآن کہلاتا ہے جس کے بخیال اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرآنی علوم کا وارث قرار دیتے اور یہ سمجھ رہے ہوں۔ کہ قرآنی خدمت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کی سر انجام دہی اب اسی سے متعلق ہے۔ وہ اپنی ناکامی و نامرادی پر پردہ ڈالنے کے لئے ایسے الفاظ مونہہ سے نکالتا ہے۔ جو معمولی قرآن دان کی شان کے بھی خلاف ہیں۔ اور جن سے اس معیار صداقت کی تکذیب لازم آتی ہے۔ جو قرآن کریم نے حق و صداقت کی پہچان کے لئے بیان فرمایا ہے۔

الٰہی ارشاد سے عمداً اغماض

مولوی محمد علی صاحب جب ایک مجمع کے سامنے خانہ خدا میں کھڑے ہو کر اور جمعہ جیسے مقدس فریضہ کی ادائیگی کے وقت یہ الفاظ مونہہ سے نکال رہے تھے۔ تو کیا انہیں اس وقت اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ اور یہ ارشاد یاد نہیں تھا۔ کہ الم یروا انا ناتی الارض ننقصہا من اطرافہا افہم الغالبون۔ کہ ہم اپنے مامور اور مرسل کو نہ ماننے والوں میں سے آہستہ آہستہ لوگوں کو کھینچ کر ماننے والوں کی تعداد میں اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں نہ ماننے والے کم ہو جاتے ہیں۔ کیا مولوی محمد علی صاحب بتا سکتے ہیں۔ کہ اگر ایسی جماعت کی عددی ترقی صداقت کی دلیل نہیں۔ جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے ایک نبی کی متبع سمجھتی ہے۔ تو پھر اس الٰہی ارشاد کا کیا مطلب ہے۔ جس میں نبی کے ماننے والوں کی تعداد کے بڑھنے اور نہ ماننے والوں کے گھٹنے کو بطور معیار صداقت پیش کیا گیا ہے۔

عجیب بات

تعجب ہے مولوی محمد علی صاحب ایک طرف تو عددی ترقی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت احمدیہ کے حق پر ہونے کی دلیل نہیں مانتے۔ اور دوسری طرف اپنے معمولی سے عددی اضافہ پر بڑے فخر کا اظہار کرتے ہوئے اسی خطبہ میں کہتے ہیں۔ کہ "ہندوستان سے باہر ۲۲۵ افراد کی ایک اکٹھی جماعت" اللہ تعالیٰ نے ہم کو دے دی ہے۔ اور اسے "خدائی نصرت" قرار دیتے ہیں۔ پھر بڑے زور سے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔ کہ "ترقی تعداد کے لحاظ سے بھی ہونی چاہیئے۔ یعنی اس کے لئے کوشش کرنی چاہیئے؛"

معلوم ہوتا ہے۔ آپ کے دل میں جماعت احمدیہ کے متعلق جو بغض و عناد ہے۔ اس نے آپ کو یہ معمولی سی بات بھی سمجھنے نہ دی۔ کہ اگر آپ کو ۲۲۵ افراد کا مل جانا آپ کے لئے خدائی نصرت ہے۔ تو جماعت احمدیہ میں ہزارہا لوگوں کا داخل ہونا اس کے لئے کیوں خدائی نصرت نہیں۔

پیر اور امیر کا لیبل

معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بات مولوی صاحب کو بھی کھٹکی ہے اس لئے انہوں نے جماعت احمدیہ کی ترقی کے متعلق یہ دُرافشانی کی ہے۔ کہ "قادیانیوں کی ترقی پیر پرستی کا نتیجہ ہے۔ مسلمانوں کی عامہ ذہنیت ہو گئی ہے۔ کہ اگر گدھے کے سر پر بھی پیر کا لیبل لگا دیا جائے۔ تو یہ لوگ اسی کے آگے جھک جائیں گے ان پڑھ اور جاہل تو ایک طرف رہے۔ بڑے بڑے پڑھے لکھوں کی یہی کیفیت ہے۔"

افسوس ہے کہ مولوی صاحب نہ صرف جاہل بلکہ پڑھے لکھے مسلمانوں کو مورد الزام بناتے ہوئے دامن تہذیب کو بھی ہاتھ سے چھوڑ بیٹھے۔ اگر عوام میں پیر پرستی پائی جاتی ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ تمام مسلمانوں کو اس کا مرتکب قرار دیا جائے۔ اور یہاں تک کہہ دیا جائے۔ کہ اگر گدھے کے سر پر بھی پیر کا لیبل لگا دیا جائے۔ تو یہ لوگ اسی کے آگے جھک جائیں گے۔ اگر لوگوں کو اپنے آگے جھکا لینا اتنا ہی آسان ہے جتنا مولوی صاحب بیان فرما رہے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ غیروں کو جھکانا تو الگ رہا۔ ابھی تک اپنے بھی مولوی صاحب سے رام نہیں ہو سکے۔ اور آئے دن ان کا شکوہ کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ ان کے الزامات سے تنگ آکر استعفیٰ دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کیا "امیر" کا لیبل ہی بے اثر چیز ہے۔ یا وہ ایسے سر پر لگا دیا گیا ہے۔ جو اتنی بھی کشش نہیں رکھتا۔ جتنی وہ جس پر پیر کا لیبل لگانے کا مولوی صاحب نے ذکر کیا ہے۔

پیر پرستی بے شک بری چیز ہے۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اب جو شخص کسی کو اپنا روحانی راہ نما تسلیم کرے۔ وہ پیر پرست ہے۔ قطع نظر اس سے کہ جسے پیر پرستی کہا جاتا ہے اس کا شائبہ بھی اس میں نہ پایا جاتا ہو۔ ورنہ اگر جماعت احمدیہ میں داخل ہونیوالوں کو پیر پرست کہا جا سکتا ہے۔ تو پھر کیوں معدودے چند لوگوں کو امیر پرست نہ کہا جائے جو کبھی غیر مبایعین میں شامل ہوتے ہیں۔ دراصل مولوی محمد علی صاحب جماعت احمدیہ پر اعتراض کرتے ہوئے

پشاور میں غیر مبایعین کا جلسہ اور ان کو چیلنج

پہلی ناکامی

شہر پشاور میں غیر مبایعین نے گذشتہ ایام میں ایک جلسہ کیا جس میں انہوں نے ناخنوں تک زور لگایا۔ کہ ان کو اپنے مقصد میں کامیابی ہو۔ مگر وائے ناکامی جس ذلت کی وجہ سے وہ راولپنڈی سے بھاگ کر پشاور میں پناہ گزیں ہوئے تھے۔ اس سے بڑھ کر یہاں نصیب ہوئی۔ پہلی ناکامی تو یہ ہوئی۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے بالعموم اور مولوی صدر الدین صاحب نے بالخصوص نہایت بدزبانی اور مکروہ طریق پر حضرت احمد علیہ السلام کی نبوت اور رسالت سے بیزاری کا اظہار کیا۔ تاکہ عامۃ الناس ان کو مسلمان تسلیم کرلیں۔ اور ان کی جیبوں کو چندوں سے بھر دیں۔ مگر یہود اسکریوطی کو تو انکار حضرت مسیح علیہ السلام پر تیس کھوٹے روپے مل گئے تھے۔ مگر ان کو وہ بھی کسی نے نہ دیئے اور نہ مسلمان تسلیم کیا۔ بلکہ کفر اور لعنت کے تحفے پیش کئے ؛

دوسری ناکامی

دوسری ناکامی یہ ہوئی۔ کہ دونوں جلسوں میں اپنے خورد و کلاں سمیت دو اڑھائی صد سے زیادہ حاضری نہ تھی۔ گو حسب معمول دروغگوئی سے یہ تعداد زیادہ دکھائی گئی ہے ؛

تیسری ناکامی

تیسری ناکامی جو نصیب ہوئی۔ وہ یہ ہے۔ کہ جناب خان محمد عجب خان صاحب رئیس زیدہ خان محمد شریف خان صاحب لاچی۔ مولوی عبد الباری خان صاحب ساکن بنوں اور سرحدی غیر مبایعین جو سربرآوردہ خیال کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کی چندوں کے واسطے اپیلیں کرنے اور ہزاروں روپے جمع کر کے لے جانے اور سرحد کے واسطے کچھ نہ کرنے پر جن خیالات کا اظہار کیا۔ ان کی پوری کیفیت جناب ڈاکٹر نظام الدین صاحب غیر مبایع ہی بیان کر سکتے ہیں۔ یہ ناکامی سب ناکامیوں سے بڑھ کر تھی۔

چوتھی ناکامی

چوتھی ناکامی مولوی عمر الدین صاحب شملوی نے کرائی۔ کہ سٹیج پر کہا۔ کہ کئی سال کی محنت کے بعد جو فیصلہ جات درباره نبوت و کفر منکران حضرت اقدس مولوی محمد عمر صاحب وکیل شملہ نے صادر کئے تھے۔ اگرچہ اس پر بظاہر جماعت احمدیہ قادیان نے خوشی منائی۔ کہ ہمارے حق میں نمایاں فتح ہے۔ اور غیر مبایعین لاہور اپنی شکست جان کر رو رہے تھے۔ وہ دراصل مولوی محمد علی صاحب کی فتح تھی ؛

اس پر خاکسار نے چیلنج کیا۔ اور کہا۔ کہ مولوی عمر الدین صاحب نے پبلک میں یہ کھلا اور صریح جھوٹ بولا ہے۔ اس کا فیصلہ دو طرح سے ہو سکتا ہے۔ اول مولوی صاحب ایک شخص ہماری جماعت میں سے چن لیں۔ اور ہم ان میں سے ایک کو چن لیتے ہیں۔ اور ان فیصلہ جات کی آخری سطور جو بطور نتیجہ بحث ہیں سنا دیتے ہیں۔ اگر ان میں کوئی ایک فقرہ بھی غیر مبایعین کی تائید کرے۔ تو ہم مولوی صاحب کو حق پر جان لیں گے۔ دوسری صورت یہ ہے۔ کہ ہم ایک جلسہ میں خود فیصلہ جات سنا دیتے ہیں۔ مولوی عمر الدین صاحب حلف مؤکد بعذاب اٹھا کر کہدیں۔ کہ یہ غیر مبایعین کے حق میں ہے۔ اگر ایک سال تک خدا کے حضور عذاب سے بچ گئے۔ تو مولوی صاحب سچے ٹھہریں گے۔ اور ہم کو حق نہ ہوگا۔ کہ آئندہ اس فیصلہ کو اپنے حق میں بیان کریں۔ مگر مولوی صاحب نے ان میں سے کوئی بات بھی منظور نہ کی۔ اور کہہ دیا کہ یہ مباہلہ ہو جاتا ہے۔ اور مباہلہ ایسے امور میں جائز نہیں۔ یہ بھی ان کی جہالت کاملہ کا ثبوت ہے۔ کہ یکطرفہ حلف مؤکد بعذاب کو مباہلہ قرار دیتے ہیں۔

پانچویں ناکامی

پانچویں ناکامی مولوی عمر الدین صاحب کا وہ مضمون ہے جو انہوں نے اخبار پیغام مورخہ ۱۹ ارجون ۱۹۳۲ء میں زیر عنوان "پشاور میں قادیانی جماعت کی کھلی شکست اور مناظرہ سے عبرتناک فرار" لکھا ہے۔ سب سے پہلی بددیانتی تحریر کی ہے۔ کہ اس نے ہمارے جوابی خطوط کو من وعن نقل نہیں کیا۔ مولوی محمد رمضان علی صاحب سکرٹری انجمن اشاعت اسلام پشاور نے بھی ان کی اس بددیانتی کو تسلیم کیا۔ دوسری بددیانتی یہ کی۔ کہ جن چیلنجوں کی طرف ہم نے بلایا تھا۔ ان کا قطعاً ذکر نہیں کیا۔ کہ وہ کن الفاظ میں تھے۔ اور انہوں نے کب ان مطالبات کو پورا کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ برخلاف اس کے انہوں نے خود نئے موضوع مباحثات تجویز کئے۔ اور ان پر بحث چاہی۔ جو ہمارے چیلنج سے خارج تھے۔

ہم نے جو چیلنج اس سے قبل دو دفعہ پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام پشاور کو تحریری طور پر پیش کئے تھے۔ اور انہوں نے کامل خاموشی اختیار کی تھی۔ اب جب مولوی عمر الدین صاحب پشاور تشریف لائے۔ اور اپنے جلسہ میں ڈینگیں ہانکیں۔ تو ہم نے تیسری دفعہ انہی امور کا چیلنج دیا۔ اور مطبوعہ رسائل ان کو ارسال کر دیئے۔ سردست ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور اصل الفاظ میں وہ پانچوں چیلنج جو ان کو دیئے گئے تھے۔ نقل کرتے ہیں۔ اور ناظرین سے عرض کرتے ہیں۔ کہ ان کو پڑھیں۔ اور غیر مبایعین کے سربرآوردہ حضرات کے سامنے پیش کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

انعامی چیلنج درباره مسئلہ نبوت

ہم نے ۱۹۱۵ء میں رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان میں ایک مضمون انعامی یکصد روپیہ شائع کیا تھا۔ جو کئی دفعہ چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔ اس میں سے اصل چیلنج ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"اگر آپ لوگ نے اس عقیدہ میں راستی اور صداقت پر ہیں اور آپ نے کسی نص صریح قرآن حمید کی بنا پر ان عقائد کو اختیار کیا ہے۔ تو بے شک آپ مجبور اور معذور ہیں۔ کہ حضرت احمد موعود کو نبی اللہ و رسول اللہ قبول نہ کریں۔ بلکہ کافر اور دجال کہیں۔ آؤ اور خدا کے لئے آؤ۔ اور اپنے عقیدہ کی تائید اور تصدیق میں آیات اللہ بالنص صریح کلام اللہ پیش کرو۔ اور ہم خدام حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کو نہایت زور اور تحدی سے موعودہ انعام مبلغ یکصد روپیہ چیلنج کرتے ہیں۔ کہ

(۱) آپ لوگ کلام اللہ قرآن حمید میں بتائیں۔ کہ کہاں لکھا ہے۔ کہ سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے کوئی امتی نبی اور رسول تا قیامت نہیں ہو سکیگا۔ اگرچہ وہ نبی متبع سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور شارح شریعت قرآنیہ ہی کیوں نہ ہو۔ لن یبعث اللہ من بعد محمد رسولاً ابداً یا اس کے ہم معنے الفاظ بتاؤ۔

(۲) کلام اللہ قرآن شریف میں کہاں تحریر ہے۔ کہ باب نبوت امت محمدیہ پر تا قیامت بکلی مسدود ہے۔ ان باب النبوت مسدود علی امت محمد الی یوم القیامۃ یا اس کے مترادف الفاظ ہوں۔

(۳) کتاب اللہ فرقان مجید میں کہاں لکھا ہے۔ کہ وحی نبوت کا نزول سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تا قیامت نہ ہوگا۔ لن ینزل وحی النبوۃ من بعد محمد الی یوم القیامۃ یا اس کے قریب المعنی الفاظ ہوں۔

(۴) کلام اللہ قرآن مجید میں کہاں وارد ہے۔ کہ حضرت جبرئیل کا نزول وحی النبوۃ کے ساتھ تا قیامت منقطع ہو چکا ہے۔ لن ینزل جبرئیل بالوحی النبوۃ علی احد من امۃ محمد الی یوم القیامۃ یا اس کے قریب المعنی عبارت ہو

(۵) کیا فرقان حمید کی دوسری آیات سے خاتم النبیین کے بالقطع والیقین یہ معنے ثابت ہیں۔ کہ لن یبعث اللہ نبیاً

من امة محمد الیٰ یوم القیامة۔ تا قیامت کوئی شخص نبی اور رسول نہ ہوگا ؛

(۶) قرآن کریم کی دوسری آیت سے ثابت ہے۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم کی صحیح اور درست تفسیر اور تشریح یہ ہے۔ کہ باب نبوت بکلی مسدود ہے۔ یا بالفاظ دیگر انبیاء کی غرض بعثت صرف تکمیل دین کرنا ہے۔ اور بس

(۷) قرآن کریم کے جسقدر نسخے تیرہ سو سال کے اندر طبع ہوئے یا تحریر ہوئے سب میں خاتم النبیین کی تا بالفتح ہے۔ اور خاتم تا بالفتح اسم آلہ ہے۔ اور اس کے معنی صرف مہر ہیں۔ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہیں۔ جن سے مدعا نبیوں کی صداقت کی تصدیق ہے۔ مگر آپ لوگ جو خاتم النبیین کے تا کو بالکسر قرار دے کر اس کو اسم فاعل کے معنوں پر اور اس کے معنی نبیوں کا خاتمہ کرنے والا قرار دیتے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ کہ ایسا قرآن کہاں اور کس ملک میں ملتا ہے۔ جس میں خاتم النبیین بالکسر طبع شدہ موجود ہو۔ (یہ الگ بات ہے۔ کہ خاتم ہو۔ تو بھی اس کے معنی یہ نہیں۔ کہ آپ کے بعد نبی کوئی نہیں ہوگا)

(۸) قرآن حمید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آل فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یہ عقیدہ بنا لیا تھا۔ کہ باب نبوت حضرت یوسف علیہ السلام پر تا ابد مسدود ہے۔ اور آپ کے بعد کوئی مدعی نبوت صادق نہیں ہو سکتا۔ وہ کہا کرتے تھے۔ کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا (سورۃ المومن) اس طرح انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مدعی کاذب قرار دیا۔ اور آل فرعون کے رجل مومن نے ان کو ملامت کی۔ مگر آج آپ لوگوں نے بعینہٖ یہی عقیدہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد اختیار کر لیا ہے۔ آپ از روئے قرآن کیونکر مومن ہو سکتے ہیں ؛

(۹) جبکہ آپ لوگ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر باب نبوت مسدود کر کے مدعی نبوت کو آپ کے بعد کاذب اور دجال کہتے ہیں۔ اگر ایسا ہی اگر یہ قوم اپنے چار رشیوں پر۔ آل فرعون حضرت یوسفؑ پر۔ امت موسویہ حضرت موسیٰؑ پر۔ امت عیسویہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر۔ امت زرتشت حضرت زرتشت پر باب نبوت مسدود قرار دے۔ (جیسا کہ فی الواقعہ صریحاً ان کا یہی عقیدہ ہے) اور ہر مدعی نبوت کو اپنے مخصوص نبی کے بعد کاذب اور دجال کے نام سے یاد کرے تو بتاؤ آپ لوگ اسے حق بجانب قرار دیں گے ؛

(۱۰) قرآن حمید میں نبی کی جامع اور مانع تعریف کیا ہے۔ اور صادق مدعی نبوت کی شناخت اور صداقت کا کیا معیار ہے جو قرآن حمید میں بیان شدہ جمیع انبیاء و رسل پر چسپاں ہوتا ہے۔ کیا وہی تعریف اور وہی معیار صداقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صادق نہیں آتے۔ یہ کامل دس سوالات ہیں۔ ان میں سے ہر ایک سوال کا جواب کلام اللہ سے اور نص صریح کتاب اللہ سے دیں۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

یہ ہے ہمارا کھلا چیلنج درباره نبوت جس پر آج ۱۹ سال گذر گئے۔ ہمیشہ ان حضرات کو سال میں دو تین دفعہ پہنچایا جاتا ہے۔ مگر آج تک خدا تعالےٰ نے ان کو توفیق نہ دی۔ کہ اس کا کوئی جواب دیں۔ مولوی عمر الدین صاحب شملوی کو بھی یہی چیلنج دیا گیا تھا۔ وہ خود ہی بتائیں۔ کہ اس کا جواب انہوں نے کیا دیا ؛

چیلنج درباره اسمہٗ احمد

میں نے ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کو بمقام لاہور یہ چیلنج پیش کیا تھا۔ کہ آپ کہتے ہیں۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اصل نام احمد ہے۔ اگر آپ کا واقعی یہی ایمان اور اعتقاد ہے۔ تو تیرہ سو سال سے مساجد میں مؤذن اشھد ان محمداً رسول اللہ کے نام سے اذان دیتے چلے آئے ہیں۔ پس آپ صرف ایک دن پانچ اذانوں میں اشھد ان احمد رسول اللہ کے کلمہ سے اذان دلائیں۔ اور ہر اذان کے بعد خاکسار مبلغ دس روپے بطور چندہ اشاعت اسلام میں پیش کرے گا۔ مگر مولوی صاحب آمادہ نہ ہوئے اور کہنے لگے۔ لوگ سمجھیں گے۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود کی رسالت کا اعلان کر رہے ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ کہ حق بر زبان جاری۔ اگر آپ اور آپ کے سامعین کو واقعی یہ یقین ہے۔ کہ احمد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ہے۔ تو وہ کیوں ایسا گمان کریں گے۔ یہی بات ثابت کرتی ہے۔ کہ آپ سب کو یقین ہے۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد نہیں۔ اگر کسی غیر مبایع میں یہ جرأت ہے۔ تو ہمارا چیلنج اب بھی قائم ہے۔ وہی انعام ہر وقت حاضر۔ یہ رسالہ اسمہٗ احمد مولوی عمر الدین صاحب کو پشاور میں ارسال کیا گیا اور اس کا مطالبہ ان سے کیا گیا۔ وہ خود ہی بتائیں۔ کہ اس کا کیا جواب دیا ؛

تیسرا چیلنج

قرآن کریم سے ہرگز ثابت نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ سے فرمایا ہے۔ کہ اسمہٗ احمد کے مصداق آپ ہیں۔ احادیث صحیحہ سے ہرگز ثابت نہیں۔ کہ سیدنا حضرت محمد صلعم نے خود دعوےٰ کیا ہے۔ کہ یہ آیت اسمہٗ احمد میرے حق میں ہے یا صحابہ کبار میں سے کسی مشہور و معروف صحابی نے فرمایا ہو۔ کہ میں نے آیت اسمہٗ احمد کو پڑھتے وقت یہی یقین کیا تھا کہ یہ آیت حضرت محمدؐ کے حق میں ہے۔

اگر جناب مولوی محمد علی صاحب یا ان کے رفقاء میں سے کوئی شخص ان سوالوں کو ثابت کرنے کے واسطے تیار ہو۔ تو ہم اس کے واسطے جلد از جلد مبلغ پچاس روپے انعام بغرض اشاعت اسلام نذر کریں گے۔ لیکن یاد رکھیں تا قیامت اس بات کی جرأت نہ کر سکیں گے۔ کیا مولوی عمر الدین صاحب شملوی بتا سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے اس چیلنج کا کیا جواب دیا۔

چوتھا چیلنج

جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء جو اسمہٗ احمد کے بارہ میں گوناگوں فتنے کھڑے کرتے ہیں۔ ہم ان کے سامنے اعجاز المسیح صفحہ ۱۲۴ کی عربی عبارت کا مندرجہ ذیل ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالےٰ نے اسم احمد کو تو حضرت عیسیٰؑ سے روایت کیا۔ اور اسم محمد کو حضرت موسیٰؑ سے۔ تا کہ پڑھنے والا جان لے۔ کہ جلالی نبی یعنے حضرت موسیٰؑ نے وہ نام اختیار کیا۔ جو اس کے مثال کے موافق تھا۔ یعنے محمد جو اسم جلالی ہے اور اسی طرح حضرت عیسیٰؑ نے اسم احمد کو اختیار کیا۔ جو اسم جمالی ہے۔ کیونکہ وہ خود جمالی نبی تھا۔ اور اس کو جنگ و جدال میں سے کچھ نہ ملا تھا۔ پس خلاصہ مدعا یہ ہے۔ کہ ان میں سے ہر ایک نے اپنے کامل مثیل کے ظہور کی پیشگوئی کی ہے۔ پس اس نکتہ کو خوب یاد رکھو۔ یہ بات تم کو نجات دلائے گی ہر ایک کے شک اور وہم سے۔ اور جلال اور جمال کی حقیقت تم پر واضح ہو جائے گی۔ اور شکوک کے رفع ہونے کے بعد اصلیت کھل جائے گی۔ جس وقت تم نے یہ بات مان لی۔ تو تم ہر ایک دجال کے شر سے خدا کی پناہ میں رہو گے۔ اور ہر ایک ضلالت سے نجات پاؤ گے۔" ماخوذ از رسالہ اسمہٗ احمد صفحہ ۵۲ و ۵۳

گویا حضرت احمد نے ایک پیشگوئی کی۔ کہ کوئی دجال پیدا ہوگا۔ جو اسمہٗ احمد کے بارہ میں شکوک اور توہمات پیدا کرے گا اور کہے گا۔ کہ حضرت احمد جو حضرت عیسےٰ کا مثیل تام ہے۔ وہ احمد موعود نہیں۔ اور نہ اسم احمد کا حقیقی مصداق ہے۔ پس خود بھی ضلالت میں مبتلا ہوگا۔ اور اس کے رفقاء بھی ضلالت میں پڑیں گے۔ لیکن اگر تم اس بات کا یقین کرو۔ کہ حضرت موسیٰؑ کی پیشگوئی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں ہے۔ جو اسم محمد کے ماتحت کی گئی ہے۔ اور ہر ایک نبی نے اپنے کامل مثیل کے بارہ میں خبر دی ہے۔ تو پھر وہ دجال جو فتنہ برپا کریگا تم پر اس کے دجل کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ اور تم ضلالت سے بچے رہو گے

ہمارا مطالبہ یہ ہے۔ کہ کیا کوئی غیر مبایع ہے۔ جو اس دجال کی تشخیص اور تعیین کر کے بتائے۔ کہ وہ کون ہے۔ اور ہم سے داد لے ؛

الراقم۔ قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور

زمیندار جماعتوں میں بیداری

تقسیم کام کے طریق کے عمدہ نتائج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کریام ایک مخلص اور کارکن جماعت ہے۔ عہدہ داران جماعت نے ابتدا ءسال ہی سے اپنے چندہ کو باقاعدہ کرنے کے لئے یہ پختہ عزم کر لیا ہے۔ کہ زمینداروں کا چندہ چونکہ فصل پر ہی وصول ہوتا ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے ہر فصل کا چندہ اسی فصل کے دوران میں وصول کر لیا جائے۔ کیونکہ اکثر دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ زمیندار اگر فصل برآمد ہونے کے وقت چندہ دینے سے رہ جائے۔ تو پھر دوسری فصل تک چندہ دینا اس کے لئے بے حد مشکل ہو جاتا ہے۔ اور جب دوسری فصل آتی ہے۔ تو اس وقت بہت کم ایسا ہوتا ہے۔ کہ دونوں بقائے اور موجودہ فصل دونوں کا چندہ ادا ہو سکے۔ پس اس جماعت کے عہدہ دار اور دیگر کارکن افراد نے یہ ارادہ کیا۔ کہ حتی الوسع اس فصل ربیع کا چندہ بجٹ کے مطابق پورا کا پورا وصول کر لیا جائے۔ تا آئندہ فصل کے لئے اس فصل کا بقایا نہ رہے۔ اور چھ ماہ تک ہماری جماعت کے نام کے ساتھ یہ ذکر نہ آئے۔ کہ فصل ربیع کا چندہ پورا نہیں ہوا ہے۔ اور یہ جماعت بھی بقایا دار ہے۔ ظاہر ہے کہ چندہ ہر ایک فرد سے پورا پورا وصول کر لینا آسان کام نہیں تھا۔ اس کے لئے تمام جماعت کی کوشش درکار تھی۔ چنانچہ اس جماعت کے افراد نے اپنی جماعت کو چھ حلقوں میں تقسیم کیا۔ اور ہر حلقہ کی وصولی کا ذمہ دار خاص خاص دوستوں کو مقرر کیا۔ اور ساتھ ہی ایک ہفتہ مقرر کر دیا۔ کہ اس ہفتہ میں چندہ وصول ہو جائے۔ چنانچہ اس ہفتہ کی وصولی میں جو کوشش کی گئی ہے۔ اس کی رپورٹ دفتر بیت المال میں موصول ہوئی ہے۔ حلقہ داروں کے نام ذیل میں دئے جاتے ہیں۔ تا دوسری جماعتیں بھی ان احباب کے لئے دعا فرمائیں۔

اور ان کے نیک نمونہ سے فائدہ اٹھا کر ان کے لئے مزید ثواب کا موجب بنیں۔

حلقہ نمبر ۱ کے ذمہ دار۔ حاجی چودہری غلام محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ

حلقہ نمبر ۲ کے ذمہ دار۔ چودہری کاکے خان صاحب حجب

حلقہ نمبر ۳ کے ذمہ دار۔ ماسٹر بہادر جنگ خانصاحب اور ان کے معاون نواب خانصاحب

حلقہ نمبر ۴ کے ذمہ دار۔ میاں جی نعمت خانصاحب سکرٹری تعلیم و تربیت

حلقہ نمبر ۵ کے ذمہ دار۔ چودہری اسد اللہ خان صاحب

حلقہ نمبر ۶ کے ذمہ دار۔ چودہری عبد الحبیب خان صاحب

اس ہفتہ کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سب سے بہتر کام چھٹے حلقہ کا ہوا ہے۔ یعنی چودہری عبد الحبیب خان صاحب نے اپنے حلقہ کا چندہ خاص محنت اور کوشش سے ہفتہ کے اندر ہی سب وصول کر لیا۔ اس کے بعد حلقہ نمبر ۵ کا کام ہے۔ جس میں چودہری اسد اللہ خان صاحب نے کام کیا۔

ابھی کچھ بقایا دار رہ گئے ہیں۔ اور ایک ہفتہ اور ان بقایوں کی وصولی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ اس دوسرے ہفتہ میں باقی سب حلقے اپنا کام بحسن و خوبی سرانجام دے لیں گے۔ اور یہ جماعت بھی ان خاص جماعتوں میں شمار ہوگی۔ جو اپنے چندے بہر صورت وقت پر ادا کرنے کی عادی ہیں۔ اور اپنی خاص تدبیر یعنی حلقے مقرر کرنے اور حلقوں کے ذمہ دار الگ الگ مقرر کرنے اور پھر وصولی کے لئے خاص ہفتہ مقرر کرنے کے لئے یہ جماعت دوسری زمیندار جماعتوں کے لئے اچھا نمونہ قائم کر سکتی ہے۔ بشرطیکہ وقت کے اندر اندر سب چندہ وصول کر لے۔ وباللہ التوفیق واللہ المستعان۔

ناظر بیت المال

عہدہ داران جماعت توجہ کریں

چندہ کی رفتار میں کیوں کمی ہے؟

گذشتہ ماہ سے چندہ کی آمد کی رفتار میں غیر معمولی کمی واقعہ ہو رہی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شہری جماعتوں نے بقایا کی وصولی کے انتظار میں۔ اور زمیندار جماعتوں نے غلہ کے مناسب نرخ کے انتظار میں چندہ کو روکا ہوا ہے۔ چونکہ اس طرح چندہ کی روکاوٹ کی وجہ سے مرکزی کاروبار میں روکاوٹ پیدا ہوتی ہے اس لئے عہدہ داران جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ جس قدر چندہ فراہم ہو چکا ہو۔ وہ فوراً بھجوا دیا جائے۔ اور جن زمیندار انجمنوں نے چندہ کا غلہ ابھی فروخت نہ کیا ہو۔ وہ فوراً موجودہ نرخ پر فروخت کر کے اس کی قیمت بھجوا دیں۔ جن لوگوں سے ابھی چندہ وصول نہ ہوا ہو ان سے بھی جلد وصولی کر کے روپیہ بھجوا دیا جائے۔

ناظر بیت المال

خاتم الخلفا اور ختم نبوت

حضرت مسیح موعودؑ کے اپنے الفاظ

اعتراض:۔ ایک شخص کی طرف سے یہ سوال پیش ہوا کہ مرزا صاحب اپنی تصنیفات میں کہیں نبوت کی نفی کرتے ہیں اور کہیں جواز۔

جواب:۔ فرمایا۔ یہ اس کی غلطی ہے ہم اگر نبی کا لفظ اپنے لئے استعمال کرتے ہیں تو ہم ہمیشہ وہ مفہوم لیتے ہیں جو کہ ختم نبوت کا مخل نہیں۔ اور جب اس کی نفی کرتے ہیں تو وہ معنی مراد ہوتے ہیں جو ختم نبوت کے مخل ہیں۔ نبی کے لفظ سے اس زمانہ کے لئے صرف خدا تعالیٰ کی یہ مراد ہے۔ کہ کوئی شخص کامل طور پر شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ حاصل کرے اور تجدید دین کے لئے مامور ہو۔ یہ نہیں کہ وہ کوئی دوسری شریعت لائے۔ کیونکہ شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں۔ جب تک اس کو امتی بھی نہ کہا جائے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک انعام اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا ہے نہ براہ راست اور چونکہ میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی وقطعی بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو اس لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا۔ مگر بغیر شریعت کے۔ شریعت کا حامل قیامت تک قرآن شریف ہے۔ اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ خاتم النبیینؐ کی آیت بتلا رہی ہے کہ جسمانی نسل کا انقطاع ہے نہ کہ روحانی نسل کا۔ اس لئے جس ذریعہ سے وہ نبوت کی نفی کرتے ہیں۔ اسی سے نبوت کا اثبات ثابت ہے۔ آنحضرت کی چونکہ کمال عظمت خدا تعالیٰ کو منظور تھی اس لئے لکھدیا کہ آئندہ نبوت آپ کی اتباع کی مہر سے ہوگی۔ اور اگر یہ معنے ہوں کہ نبوت ختم ہے تو اس سے خدا تعالیٰ کے فیضان کے بخل کی بو آتی ہے ہاں یہ معنے ہیں کہ ہر ایک قسم کا کمال آنحضرت پر ختم ہوا۔ اور پھر آئندہ آپ کی مہر سے وہ کمال آپ کی امت کو ملا کرینگے

اور صلوٰۃ اور سلام خاتم الرسل پر جس کی نبوت کے ختم نے چاہا کہ آپ کی امت سے نبیوں کی مانند لوگ پیدا ہوں۔ اور بباعث اس کے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام نبوت کے علم ختم ہو گئے۔ اور آپ پر کامل اور جامع طور پر وحی نازل کی گئی۔ اور آخری معارف اور وہ سب کچھ جو پہلوں اور پچھلوں کو دیا گیا تھا۔ آپکو عطا ہوا۔ ان تمام وجوہ سے آپ خاتم الانبیاء ٹھہرے۔ اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنے آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنے آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ آں نبیؐ وقت باشد اے مرید محی الدین ابن عربی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ حضرت مجدد نے بھی یہی عقیدہ ظاہر کیا ہے۔ پس کیا سب کو کافر کہو گے۔ یاد رکھو۔ کہ یہ سلسلۂ نبوت قیامت تک قائم رہے گا۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے۔ کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو۔ وہ مردہ ہے۔ یہودیوں۔ عیسائیوں۔ ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا۔ تو پھر تو ہم قصہ گو ٹھہرے۔ آیت اور حدیث سے نبوت اور رسالت غیر تشریعی امت محمدیہ کے لئے ثابت ہے اور فی الحقیقت دو شخص بڑے ہی بدبخت ہیں۔ اور انس و جن میں سے ان سا کوئی بھی بد طالع نہیں۔ ایک وہ جس نے خاتم الانبیاء کو نہ مانا۔ دوسرا وہ جو خاتم الخلفاء پر ایمان نہ لایا۔

کیا غیر مبایعین یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ نہیں۔ اور کیا ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاتم النبیین کی حقیقت بیان کرتے ہوئے اپنے نبی ہونے کا اعلان نہیں فرمایا۔ پھر آپ کی نبوت کا انکار کرنا کتنی بڑی بدبختی ہے ؎ خاکسار عبد الحکیم احمدی از شملہ

سالانہ رپورٹیں جلد بھجوائیں

سالانہ رپورٹ تیار ہو رہی ہے۔ مگر ابھی تک بہت کم جماعتوں نے اپنی کارکردگی کی رپورٹ ارسال کی ہے۔ اس لئے ۲۰ر جولائی ۱۹۳۴ء تک تمام جماعتوں کی مفصل رپورٹ آجانی چاہیئے رپورٹ یکم مئی ۱۹۳۳ء سے ۳۰ ر اپریل ۱۹۳۴ء تک کی ہو۔ جن جماعتوں کے کام کا ماہواری گوشوارہ الفضل میں شائع ہوتا رہا ہے۔ وہ بھی اپنی رپورٹوں کو دیکھ لیں۔ اگر کوئی نقص ہو۔ تو وہ اسے بھی دور کر سکتی ہیں۔ یعنی اپنے کام کا سالانہ گوشوارہ تیار کر کے الگ بھیج دیں۔ تا اسے سالانہ رپورٹ میں شائع کیا جائے ؎

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

پشاور میں احمدی مبلغین کے لیکچر

جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کے سالانہ جلسہ سے فارغ ہو کر گیانی واحد حسین صاحب ۴ر جولائی کو پشاور پہنچے۔ اور مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور بھی تشریف لے آئے۔ میں نے گیانی صاحب کی آمد سے پہلے جناب قاضی محمد اسلم صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل سکرٹری اسلامیہ کلب سے اسلامیہ کلب ہال میں لیکچرز کے لئے منظوری لی ہوئی تھی۔ ۵ جولائی کو ہم نے ایک مختصر سا اشتہار شائع کیا۔ کہ آج ۶ بجے شام جلسہ ہو گا۔ جس میں مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور مولوی فاضل "فضیلت اسلام" پر اور گیانی واحد حسین صاحب "باباناتکؒ کے اسلام" پر لیکچر دیں گے باوجود اس کے کہ جلسہ منعقد ہونے سے ایک دو گھنٹہ پہلے اشتہار دیا گیا۔ اور منادی کی گئی۔ مگر اس قدر ہجوم تھا۔ کہ ہال بھر گیا۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور نے بڑے اچھے مدلل اور دلآویز پیرایہ میں فضیلت اسلام کے وجوہات پیش کئے۔ بعد ازاں گیانی صاحب نے باباصاحب کا مسلمان ہونا نہایت مبرہن دلائل سے ثابت کیا۔ اور لوگوں نے بڑی توجہ سے دونوں لیکچر سنے۔ ایک سکھ گیانی تیرتھ سنگھ جی نے ۵ منٹ وقت لے کر گیانی صاحب کی تقریر پر اعتراض کیا۔ جس کا گیانی صاحب نے مدلل جواب دیا۔ اور مسلمانوں نے سبحان اللہ سبحان اللہ کے نعرے لگائے ؎

دوسرے دن ہم نے پھر ایک اشتہار شائع کیا۔ کہ آج "فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم" پر مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور اور "ویدک دھرم اور اسلام" پر گیانی صاحب لیکچر دیں گے۔ لیکچر شروع ہونے سے پیشتر ہی لوگ جوق در جوق آنے شروع ہو گئے۔ اور ہال میں جگہ نہ رہی۔ وقت مقررہ پر مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور نے فضیلت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے دلربا پیرایہ میں پیش کیا۔ کہ لوگوں پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس کے بعد گیانی صاحب نے "اسلام اور ویدک دھرم" پر تقریر فرمائی۔ اسلامی توحید اور ویدک توحید اور قرآن مجید اور وید اور دونوں کتابوں کی تعلیمات کا اس خوش اسلوبی سے مقابلہ کر کے دکھایا۔ کہ مسلمان مارے خوشی کے پھولے نہیں سماتے تھے۔ اور گیانی صاحب زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔ لیکچر کے بعد ایک آریہ سماجی نے اعتراضات کئے۔ اور گیانی صاحب نے مدلل جواب دیئے۔ مگر دوسری طرف اسی وقت سکھوں نے گوردوارہ شہید گنج میں اپنا جلسہ منعقد کر کے گیانی صاحب کی تقریر مورخہ ۵ر جولائی کی تردید کرنے کی ناکام کوشش کی۔ اور ہمارے رپورٹر نے ان کی تقاریر کا خلاصہ نوٹ کر کے گیانی صاحب کو پہنچا دیا۔

تیسرے دن ۷ر جولائی کو ہم نے اشتہار شائع کیا۔ کہ آج گیانی صاحب سکھوں کے ان اعتراضات کا جو انہوں نے اپنے جلسہ میں کئے۔ مسجد احمدیہ میں جواب دیں گے۔ اور بعد میں ایک گھنٹہ سوال وجواب کے لئے رکھا گیا ہے۔ غیر مسلم دوست صدر کی اجازت سے وقت لے کر اعتراضات کر سکتے ہیں۔ اگرچہ سکھوں نے پولیس کے ذریعہ اس امر کی کوشش کی۔ کہ گیانی صاحب کی تقریر کو روک دیا جائے۔ لیکن پولیس کو اصل معاملہ سے آگاہ کرنے کی وجہ سے وہ اپنی تجویز میں کامیاب نہ ہو سکے۔ مسجد احمدیہ میں اس قدر لوگ تشریف لائے۔ کہ مسجد اور مسجد کی چھت اور سامنے کے مکانات لوگوں سے بھر گئے وقت مقررہ پر گیانی صاحب نے اپنی تقریر شروع کی۔ اور ایک گھنٹہ میں مدلل طور پر جوابات دیئے ؎ خاکسار عبد الرحیم از پشاور

بھیرہ میں تبلیغی تقریریں

حسب درخواست جماعت احمدیہ بھیرہ جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل کو یہاں روانہ فرمایا۔ جناب مولوی صاحب کی یہاں ۴ تقریریں ہوئیں۔ پہلی تقریر ۲۵ جون کو بعد نماز عشاء ہوئی۔ کرسی صدارت پر خانصاحب شیخ فضل حق صاحب ایم۔ ایل۔ اے رونق افروز تھے۔ تقریر کا موضوع ان اعتراضات کی تردید تھی۔ جو گذشتہ دو روز سے ایک شیعہ مولوی صاحب اپنی تقاریر کے دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء ثلاثہ کی شان مقدس میں کر رہے تھے۔ حاضرین کی خوب تشفی ہوئی

دوسرے دن صداقت مسیح موعودؑ کے موضوع پر زیر صدارت بابو امام دین صاحب تقریر ہوئی۔ بعد تقریر ایک صاحب نے کچھ اعتراضات کئے جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے ؎

تیسری تقریر مولوی صاحب کی مسجد لوہاراں میں جماعت کے متعلق ہوئی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ تقریر قریباً دو گھنٹے جاری رہی۔ اس بات کو خوب ذہن نشین کرایا کہ جماعت اپنی حیثیت بلحاظ متبعین حضرت مسیح موعودؑ پہچانے۔ اور اس کے مطابق اپنی حالت بنائے۔

۲۷ر جون کو ۵ بجے شام مولوی صاحب کی ایک تقریر زندہ مذہب کے زندہ نشانات پر ہوئی۔ صدر جناب مفتی حکیم فضل الرحمٰن صاحب تھے۔ ہر مذہب وملت کے احباب نے بکثرت شمولیت کی۔ مولوی صاحب نے پر زور طریقے سے واضح کیا۔ کہ زندہ مذہب کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے پیرو مذہب کے مقصد کے حصول میں کامیاب ہوں

قرضہ کانفرنس لاہور کی قراردادیں

سابقہ قرضوں کی منسوخی کا مطالبہ

۸ جولائی۔ مولانا محمد اللہ بخش صاحب ضیاء کی دعوت پر برکت علی محمڈن ہال میں قرضہ کانفرنس کا اجلاس ہوا۔ ضیاء صاحب نے حسب ذیل قرارداد پیش کی۔ جو بہ اتفاق آراء منظور ہوئی۔

ہرگاہ کہ پنجاب کے زمینداروں کے گذشتہ قرضوں کی اصل رقم کی مجموعی مقدار چند کروڑ روپیہ سے زیادہ نہ تھی مگر وہ چند کروڑ روپیہ سود در سود کے ذریعہ اس حد تک بڑھا دیا گیا ہے کہ آج کم و بیش دو ارب روپیہ کے نام نہاد قرضہ کا زمینداروں اور کسانوں کو ذمہ دار بیان کیا جاتا ہے۔ حالانکہ مجموعی طور پر سود کے حساب میں ہی ساہوکاروں کو زمیندار قرضدار اس قدر روپیہ ادا کر چکے ہیں۔ کہ سود کی وہ رقم قرضہ کی اصل سے کئی ہزار گنا زیادہ ہے اور یہ کہ اب اس نام نہاد قرضہ کے محض سالانہ سود ہی کی مقدار تمام صوبہ کی زرعی پیداوار کی مجموعی قیمت سے جو زمینداروں کی آمدنی کا واحد ذریعہ ہے۔ کئی گنا زیادہ ہو جاتی ہے جسے زمیندار کسی حالت میں ادا نہیں کر سکتا۔ اور اب یہ نام نہاد قرضہ اور اس کا سود صرف یہی نہیں۔ کہ زمینداروں کی مجموعی استعداد اور ادائیگی کی قابلیت سے بہت بڑھ گیا ہے بلکہ معقولیت کی حدود سے بھی گذر کر ایک ایسی صورت اختیار کر چکا ہے۔ کہ وہ حساب میں تو ہر سال کسی اندازے کے بغیر بڑھتا ہی جائے گا۔ مگر عملاً اس کی ادائیگی قیامت تک بھی نہیں ہو سکے گی۔ نیز ہرگاہ کہ پنجاب کی زمیندار آبادی صوبہ کی ریڑھ کی ہڈی کا حکم رکھتی ہے۔ حکومت کے سالانہ مصارف کا نوے فیصدی انہیں سے وصول ہوتا ہے اور صوبہ کی تمام شہری آبادی کی خوشحالی یا بدحالی بھی انہیں کی خوشحالی یا بدحالی سے وابستہ ہے علی الخصوص صوبہ کی مزدور پیشہ آبادی کا تمام تر مدار صوبہ کی زرعی ترقی و تنزل پر ہے۔ اور ہرگاہ کہ زمینداروں کی اقتصادی بدحالی کی وجہ سے جو ان کے بڑھتے ہوئے قرضے کے باعث ہے۔ صوبہ کی تمام شہری آبادی اور عوام الناس بھی مقروض ہو کر اقتصادی پہلو سے تباہ اور برباد ہو چکے ہیں۔

لہذا لاہور قرضہ کانفرنس کا یہ اجلاس فیصلہ کرتا ہے کہ زمینداروں اور مزدوروں کے تمام گذشتہ قرضے بغیر کسی استثناء کے یک قلم منسوخ قرار دئے جائیں۔ اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس اثنا میں اس مسئلہ پر غور و خوض کر کے معقول نتیجہ پر پہنچ جائے۔ زمینداروں۔ کسانوں، مزدوروں۔ شہری باشندوں اور عوام الناس کی ناقابل برداشت اقتصادی مشکلات کے پیش نظر جنہوں نے ان کی زندگی کے ہر شعبہ پر تباہی اور بربادی کو مسلط کر دیا ہے۔ اور انہیں ایسا بدحال کر دیا ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی سے بیزار ہو چکے ہیں۔ ان مشکلات میں کسی قدر کمی پیدا کرنے کی غرض سے آرڈی نینس کے ذریعہ کم از کم ایک سال کے لئے تمام محولہ فوق قرضوں کی ادائیگی ملتوی کر دے

نیز یہ اجلاس پنجاب کے تمام دیہاتی مقروضین کو بغیر کسی استثناء کے اور تمام شہری مقروضین کو بہ استثناء ان لوگوں کے جو تجارتی لین دین یا روزمرہ کے عام لین دین کے سلسلہ میں مقروض ہیں۔ یہ دعوت دیتا ہے۔ کہ وہ حکومت پر اپنا نظریہ واضح کرنے کے لئے ابھی سے قرضوں کی ادائیگی قطعی طور پر بند کر دیں۔

بعد ازاں مسٹر ایم۔ اے خان۔ لیبر لیڈر نے ایک تجویز پیش کی جس کی شیخ بشیر احمد صاحب۔ ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ نے تائید کی اور متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ اور جس کی غرض یہ تھی۔ کہ لاہور قرضہ کانفرنس قرضہ بل میں ان ترمیمات کی تصدیق کرتی ہے۔ جو قرضہ بل کمیٹی نے پنجاب کونسل کے سامنے پیش کی ہیں۔

زمینداران علاقہ ڈھلی ضلع سیالکوٹ کا جلسہ

مالیہ کی معافی کی درخواست

حال میں مندرجہ ذیل دیہات کا جلسہ بصدارت چوہدری دیوان چند صاحب سکنہ ڈھلی بمقام چندر کے منگولے منعقد ہو کر مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوئے فہرست دیہات یہ ہے۔ ڈھلی۔ میانوالی۔ خانانوالی۔ کوٹ باجوا۔ چندر کے منگولے۔ پوہلہ مہاراں۔ تنگل شاہو ذیل بدوملہی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔

(۱) اس جلسہ کی غرض یہ ہے۔ کہ اپنے حالات اور مشکلات کو گورنمنٹ تک قانون کے اندر رہ کر پہنچایا جائے اور اس کی ہمدردی حاصل کی جائے۔

(۲) یہ جلسہ گورنمنٹ پر ان الفاظ میں اس علاقہ کے زمینداروں کی تنگدستی اور سقیم الحالی اور مشکلات کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ کئی سالوں سے ہمارے فصلوں کی حالت سخت خراب ہونے اور بوجہ نرخوں کے گر جانے اور بالخصوص اس سال تو کھانے کے لئے بھی کافی نہ ہونے کے باعث زمیندار سخت تکلیف میں ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ عالیہ سے استدعا کی جاتی ہے کہ ہماری حالت پر رحم کرتے ہوئے موجودہ فصل ربیع ۱۹۳۴ء کے مالیہ کو معاف کیا جائے۔

(۳) اگر خدانخواستہ یہ معاف نہ ہوا۔ تو یہ اس علاقہ کے زمینداروں پر ایک ایسا بوجھ ہے جس سے یہ بالکل کچل دئے جائینگے۔ گورنمنٹ کی ہمدردی پر کامل توقع ہے۔ کہ زمینداران علاقہ کی اس آڑے وقت میں مدد کرے گی۔

(۴) گورنمنٹ کو اپنی مشکلات اور تنگدستی وفاداری کے متعلق یقین دلانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ گورنمنٹ عالیہ سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ کسی ذمہ دار افسر کو بھیج کر ہمارے حالات کی تحقیق کرلے۔

(۵) اس بارہ میں بھی گورنمنٹ سے درخواست کی جاتی ہے کہ جن موجودہ حالات کے ماتحت ہم اپنی مفلوک الحالی بیان کرنے کے لئے اس جگہ جمع ہوئے ہیں۔ اس بارہ میں جلد از جلد تحقیق کر کے ہماری امداد کی جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کو فضول سمجھ کر نظر انداز کیا جائے۔

(۶) توقع ہے کہ گورنمنٹ عالیہ پھر ہمیں اس بارے میں آواز اٹھانے کا موقع نہ دے گی۔

(۷) اس جلسہ کی ایک ایک نقل بخدمت گورنر صاحب بہادر پنجاب ریونیو ممبر صاحب جناب فنانشل کمشنر صاحب بہادر جناب کمشنر صاحب بہادر لاہور ڈویژن۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع سیالکوٹ اور پریس کو بھجوائی جائے۔

(۸) اس جلسہ کی کارروائی افسران بالا اور پریس کو بھجوانے کا کام چوہدری خدا بخش سکرٹری جلسہ ہذا ساکن میانوالی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ وہ جلد از جلد اس کام کو سرانجام دے۔ (چوہدری خدا بخش سکرٹری جلسہ ساکن میانوالی)

چارکوٹ تحصیل راجوری میں جلسہ

جماعت احمدیہ چارکوٹ تحصیل راجوری کا پہلا تبلیغی جلسہ یکم و دوم جولائی منعقد ہوا۔ جلسہ سے چند روز پہلے گرد و پیش کے معزز اصحاب کو دعوتی رقعے لکھے گئے۔ غیر احمدی دوست بکثرت تشریف لائے۔ پہلے روز زیر صدارت جناب محمد عبداللہ خان صاحب نمبردار کوٹلی کالا بن مولوی عطاء اللہ صاحب ماسٹر بشیر احمد صاحب گلگتی۔ میاں بشیر احمد صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب مبلغ پونچھ نے علی الترتیب۔ وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ اجرائے نبوت۔ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریریں کیں۔ مولوی محمد حسین صاحب کی تقریر نہایت مدلل اور دل کش تھی۔

دوسرے دن زیر صدارت مولوی فضل الدین صاحب ریتال جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ چند ایک نظموں کے بعد مولوی عطاء اللہ صاحب نے دس شرائط کی بیعت کی پوری توضیح فرمائی۔ ازاں بعد پورے چار گھنٹے لگاتار نہایت مؤثر طریق سے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مولوی محمد حسین صاحب نے تقریر کی۔ چار بھائی اور ایک بہن سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔ (والسلام۔ جمال الدین سکرٹری تبلیغ)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہترین مضمون کیلئے انعام

اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ شہنشاہ کونین سرور کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے صرف ایک پہلو پر یعنی "دنیا کے بہترین سپہ سالار اعظم" کی اعظم کی حیثیت سے اول درجہ کے مضمون کے لئے ﷲ؎ روپیہ اور درجہ دوم کے مضمون کے لئے ﷲ؎ روپیہ انعام دیا جائیگا۔ نیز ان مضامین کو ایک کتاب کی شکل میں شائع کیا جائیگا۔ اس مضمون میں حسب ذیل امور کو خاص طور پر نمایاں کیا جاوے۔

(۱) غزوات نبوی کی ضرورت و اہمیت۔

(۲) غزوات کی تدبیر و تدبر اور امتیازی خصوصیات دنیا کی دیگر عظیم الشان جنگوں سے ان کا مختصر تقابل۔

(۳) مفتوح حلیفوں کے ساتھ حسن سلوک

مضامین پُر مغز اور مدلل ہونے چاہئیں۔ صحیح واقعات پر مبنی ہوں۔ محض لفاظی اور عبارت آرائی سے کام نہ لیا جائے۔ مضمون فلسکیپ سائز کے کاغذ پر آٹھ دس صفحہ کے قریب ہو۔ خواتین بھی اس میں شریک ہو سکتی ہیں۔ مضامین اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ عربی۔ فارسی زبان میں لکھے جا سکتے ہیں۔

مندرجہ ذیل صاحبان کی ایک کمیٹی مضامین کے متعلق انعامات کا فیصلہ کرے گی۔

(۱) مولانا مولوی حافظ سید میرک شاہ صاحب اندرابی کاشمیری مقیم مراد آباد۔

(۲) مولوی محمد سعید صاحب کیرانوی مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفاً مقیم کیرانہ

(۳) مولوی خواجہ غلام الثقلین صاحب پانی پتی

(۴) چودھری ناصر علی خانصاحب ایم اے پروفیسر اردو کلکتہ یونیورسٹی۔

(۵) خواجہ امیر احمد صاحب انصاری بی اے ایم آر اے ایس

جملہ مضامین صاف اور خوشخط لکھے ہوئے ہوں۔ آخر اگست تک پتہ ذیل پر آنے چاہئیں کوئی مضمون کسی حالت میں واپس نہیں کیا جائیگا (محمد عمر عثمانی عفی عنہ درگاہ حضرت مخدوم شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پت)

بیش بہا طبی مجربات

خوشخبری

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب مہاراجہ جموں و کشمیر کے اپنے قلم کے لکھے ہوئے طبی مجربات شائع ہو گئے ہیں۔ ہم خوش ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر بجالاتے ہیں۔ کہ اس نے ہمیں موقع دیا کہ والد محترم کی اس طبی امانت و وراثت کو پبلک کے سامنے پیش کرکے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ حضور کی خواہش تھی۔ کہ ہماری طبی بیاض صحیح رنگ میں شائع ہو۔ اسی خواہش کی بناء پر حضور نے ساری عمر کے مجربات کو دوبارہ قلم بند کیا۔ ہم نے متن میں حضور کا دستی مسودہ شائع کیا ہے۔ اور حاشیہ میں قریباً قریباً ان تمام نسخہ جات کو درج کر دیا ہے۔ جو وقتاً فوقتاً حضور نے لکھے۔ اس میں بعض نسخے ایسے ہیں۔ جن کی بدولت قادیان کے تاجر سینکڑوں روپیہ کما چکے ہیں جو خدا کے فضل سے ۹۹ فیصدی کامیاب ہوئے ہیں۔ آنکھوں کے بہترین سرمے دانتوں کے منجن اور دیگر مجرب ترین نسخہ جات سب اس کتاب میں درج ہیں۔ اس کتاب کے نسخہ جات بالکل سہل الحصول ہیں۔ اکثر نسخہ چند پیسوں یا آنوں میں تیار ہو سکتے ہیں۔ اثر میں سینکڑوں ہزاروں روپے کے نسخہ جات ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول کا نام بہت بڑی ضمانت ہے۔ بعض امراض کے علاج میں جہاں ڈاکٹر جواب دے دیتے ہیں۔ وہاں یونانی ادویہ کامیاب ہوئی ہیں۔ حال ہی میں میری ہمشیرہ زادی امۃ الرشید بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اپنڈے سائیٹس کا سخت درد ہوا۔ لاہور کے نامی بڑے ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا۔ اور کہا۔ کہ اگر اپریشن نہ کرایا گیا۔ تو ہم ذمہ وار نہ ہوں گے خود میری اور بعض دیگر احباب کی رائے تھی۔ کہ اپریشن سے پہلے علاج کرایا جائے۔ عزیزہ کو یونانی دوائی دی گئی۔ جس سے ۱۵ منٹ کے اندر درد بالکل جاتا رہا۔ اب عزیزہ بفضلہ بالکل باصحت ہے۔ اگر آپ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ایک نہیں سینکڑوں سریع الاثر اور آزمائے ہوئے نسخہ جات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی اصل بیاض نور الدین جزو اول جسے حضور کے فرزند اکبر صاحبزادہ مولوی عبدالسلام صاحب عمر نے شائع کیا ہے منگوا لیجئے۔ آپ دو روپے میں ایشیا کے سب سے بڑے طبیب کی ۵۰ سالہ زندگی کے مجربات حاصل کر لیں گے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض نسخہ جات بھی درج ہیں۔ صاحبزادہ ناصر احمد صاحب کی شادی کی خوشی میں ہم نے ماہ جولائی کے لئے ۸ آنہ فی کتاب رعایت بھی کر دی ہے۔ والسلام عبدالوہاب خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ قادیان

مکان بنانے والوں کو نیک صلاح

سید محمد علی شاہ صاحب مرحوم کے مکان والی گلی میں قریباً ۱۰ مرلے زمین میں ایک کچا مکان قابل فروخت موجود ہے۔ جو احباب شہر کی آبادی میں مسجد مبارک و اقصٰے کے قریب محفوظ مکان بنانا چاہیں ان کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ واضح ہو کہ اس نواح میں ڈیڑھ سو روپیہ مرلہ تک زمین فروخت ہوئی ہے۔ مگر مالک مکان نصف سے بھی کم قیمت پر فروخت کر رہے ہیں۔ اور روپے کی ادائیگی میں بھی مناسب آسانی دینے کو تیار ہیں۔ اکمل عفا اللہ عنہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

گاندھی جی نے ۱۰ جولائی کراچی سے اعلان کیا ہے کہ اجمیر میں جو ناخوشگوار واقعہ پیش آیا۔ اور جس کے نتیجہ میں ایک سناتنی زخمی ہو گیا تھا۔ اس کی ذمہ داری چونکہ میرے والنیٹروں پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے اس گناہ کے کفارہ کے طور پر میں ۷ اگست کی دوپہر سے ایک ہفتہ کا برت رکھوں گا میری تقلید میں کسی اور کو برت نہ رکھنا چاہیئے۔

گاندھی جی کی لاہور میں آمد کے سلسلہ میں حکومت سے استدعا کی گئی تھی۔ کہ منٹو پارک میں جلسہ منعقد کرنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن لاہور سے ۱۰ر جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ حکومت نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

احراریوں کے متعلق لاہور سے ۱۰ جولائی کی اطلاع ہے کہ پنجاب کے احراری کانگرس کے ٹکٹ پر کونسلوں میں جانا چاہتے ہیں۔ ملاپ ۱۲ر جولائی کے نمایندہ کی تحقیقات کے مطابق کانگرسیوں کی ایک پارٹی بھی انہیں اپنے ساتھ ملانے کی آرزومند ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ان کو ترلقمہ کا دعدہ بھی دیا گیا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ایک احراری لیڈر نے اس پیشکش کو قبول کر کے مجوزہ سکیم کی تائید کا وعدہ بھی کر لیا ہے احراری اس کانگرسی پارٹی سے لے کر بہت سے مسلمانوں کا چندہ ادا کر دیں گے۔ اور اس طرح کانگرس میں اپنا رسوخ بڑھائیں گے۔

لدھیانہ سے ۱۰ جولائی کی ایک خبر مظہر ہے کہ کل رات کے دس بجے ایک مسلمان وکیل کے مکان کے پاس خالی قطعہ زمین میں خوفناک دھماکہ کے ساتھ بم پھٹا۔ پولیس سرگرمی سے مصروف تحقیقات ہے۔

کانگرس کا سالانہ اجلاس بمبئی میں منعقد کرنیکے لئے ۱۰ جولائی کی اطلاع کے مطابق پنڈت نریمان کے زیر صدارت ایک استقبالیہ کمیٹی مقرر ہو گئی ہے۔ پنڈال چرچ گیٹ سٹیشن کے سامنے ریکلیمیشن گراؤنڈ میں بنایا جائیگا۔ بمبئی پراونشل کمیٹی نے چار چار آنہ چندہ دینے والے بیس ہزار ممبر بھرتی کرلئے ہیں۔

چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق لندن سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۹ جولائی آپ نے وزیر ہند کو ایک دعوت دی جس میں لارڈ سینکے۔ مارکوئیس آف لنلتھگو چیئرمین جائنٹ سیلیکٹ کمیٹی، لارڈ لوتھین۔ لارڈ ہارڈنگ۔ لارڈ ارسکائین (مدراس کے آئندہ ہونے والے گورنر) سر ہنری کریک۔ مسٹر گلینسی۔ مسٹر بٹلر۔ سر شادی لال۔ سر سکندر حیات خان۔ سر عبد القادر۔ سر آتول چیٹرجی۔ سر بھوپندرا مترا اور مولانا عبد الرحیم صاحب درد امام مسجد لندن شریک ہوئے۔

لدھیانہ سے ۱۰ جولائی کی خبر ہے کہ پٹیالہ کے ایک شخص کا ایکس رے کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ اس کا دل دائیں جانب ہے۔

بمبئی کارپوریشن میں ۹ر جولائی کی اطلاع کے مطابق سر جہانگیر ایک ریزولیوشن پیش کرنے والے ہیں۔ کہ چونکہ تمام پریذیڈنسی کے اخراجات پورا کرنے کے لئے اہل بمبئی پر ناقابل برداشت ٹیکس لگائے جاتے ہیں۔ نیز بمبئی جائے وقوع کے لحاظ سے بھی ایک علیحدہ جزیرہ کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے اس شہر کو بمبئی پریذیڈنسی سے علیحدہ کر دیا جائے۔

نواب احمد یار خان صاحب دولتانہ ۸ر جولائی کو لاہور سے بعزم انگلستان روانہ ہو گئے۔ آپ تقریباً دو ماہ انگلستان رہیں گے۔

ریڈیم کی مشہور موجد میڈیم کوری کا انتقال ہو گیا ہے میڈیم موصوفہ کو اپنی زبردست سائنٹفک ایجادات کی بنا پر سائنٹفک حلقوں میں بین الاقوامی شہرت حاصل تھی۔

حکومت حجاز کا ایک سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ مدراس کے ایک صاحب سید عبد القادر جیلانی نے جدہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ریلوے کی تعمیر کے لئے سلطان ابن سعود سے جو اجازت لی تھی اس کی مدت ختم ہو گئی ہے۔ باوجود اس کے کہ بار بار انہیں یاد دہانی کرائی گئی۔ اور معاہدہ کی کئی بار تجدید بھی ہوئی۔ آج تک کام شروع نہیں کیا گیا۔ اس لئے اب اصل معاہدہ منسوخ کیا جاتا ہے۔

مسٹر سوبھاش چندر بوس کے متعلق جنیوا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کانگرس کے متعلق آپ کے خیالات بدل چکے ہیں۔ اور کانگرسی پروگرام پر کوئی اعتماد نہیں رکھتے۔ اس وقت آپ اٹلی کی ایک سوسائٹی کی طرف سے فیسی ازم کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اور ہندوستان میں آکر بھی یہی کریں گے۔

مسٹر اینے سابق صدر آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے ناگپور سے ۱۱ جولائی کی اطلاع کے مطابق ہائی کورٹ میں درخواست دی ہے۔ کہ مجھے دوبارہ بار میں پریکٹس کرنے کی اجازت دی جائے۔

صوبہ سرحد کے تین درجن کانگرس ورکروں اور سرخپوش لیڈروں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ صوبہ سرحد کی حدود سے باہر نہیں جا سکتے۔

کولمبو سے ۱۰ جولائی کی خبر ہے۔ کہ ایک مجسٹریٹ نے دو نوجوانوں کو جو ہاتھ چھوڑ کر بائیسکل چلا رہے تھے۔ دس دس روپیہ جرمانہ کی سزا دی اور فہمائش کی ہے۔ کہ اگر وہ سرکس کے کرتبوں سے لگاؤ رکھتے ہیں۔ تو کسی کمپنی میں شامل ہو جائیں۔ پبلک سڑکوں پر ایسا نہیں کر سکتے۔

حکومت بنگال نے کلکتہ سے ۱۰ جولائی کی اطلاع کے مطابق سیلاب زدگان کو بطور قرضہ امداد دینے کے لئے ایک لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ اور چھ ہزار روپیہ بطور خیرات تقسیم کرنے کے لئے۔ اڑیسہ اور ضلع نیول و وزیرستان میں بھی سیلاب آئے ہیں اور لوگوں کا بہت سا نقصان ہوا ہے فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔

لندن سے ۱۰ جولائی کی خبر ہے کہ ملک بھر میں خشک سالی کا دور دورہ ہے۔ کیونکہ دریائے ٹیمز میں پانی بہت بڑھ چکا ہے۔ مختلف حصوں میں درختوں کو آگ لگنے کی اطلاعات مل رہی ہیں۔ جس سے غیر معمولی نقصان ہو رہا ہے۔

برلن سے ۱۰ جولائی کی اطلاع ہے کہ فری برگ یونیورسٹی میں جو ۱۴۵۷ء میں قائم ہوئی تھی۔ آگ لگ گئی ہے۔ جس سے تمام عمارت کے جل جانے کا اندیشہ ہے۔ بڑا گنبد بیس ہی منٹ میں زمین پر آ رہا۔ چھت لکڑی کی ہے۔ چونکہ خشک سالی کا دور دورہ ہے۔ اس لئے پانی نہ ملنے کی وجہ سے فائر بریگیڈ بھی آگ فرو کرنے سے قاصر ہیں۔

سنڈے ایکسپریس لندن کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت روس نے برطانیہ کی اسلحہ ساز کمپنیوں سے ۲۵ لاکھ پونڈ کا سامان جنگ خرید کیا ہے۔ یہ مال سپلائی کرنے سے قبل کمپنیوں نے وائیٹ ہال سے استفسار کیا۔ تو اس نے اس کی منظوری دیدی۔ اسلحہ میں زیادہ تر مشین گنیں اور بارود ہے۔ دیگر ممالک کی اسلحہ ساز کمپنیوں کو بھی آرڈر دئے گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ روس جاپان سے ۱۹۰۵ء کی شکست کا انتقام ضرور لینا چاہتا ہے۔

ورن آشرم سوراجیہ سنگھ امرت سر ۱۱ جولائی کی اطلاع کے مطابق گاندھی جی کے خلاف مظاہرات کرنے کے لئے والنٹیر جمع کر رہا ہے۔

کٹک سے ۹ جولائی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک عورت اپنے پانچ سالہ بچے کو لے کر اس لئے والدین کے ہاں چلی گئی۔ کہ اپنے گھر میں فاقہ تھا۔ لیکن وہاں بھی حالت اس سے بہتر نہ تھی۔ آخر اس نے اپنے گھر کو واپس آتے ہوئے رستہ میں پہلے اپنے بچہ کو ایک کنوئیں میں پھینک کر ہلاک کر دیا

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی